یادیں

وہ جس کی یاد میں دل آج اپنا بوجھل ہے
وہ پیاری ماں نگاہوں سے آج اوجھل ہے
چلی گئی ہے مجھے چھوڑ نہ اب جس کو دیکھ پاؤں گا
میں تیری گود میں سر رکھ کے سو نہ پاؤں گا
سنوارتی تھی مرے الجھے الجھے بالوں کو
جو چومتی تھی محبت سے میرے گالوں کو
وہ ماں، جو مجھے لوریاں سناتی تھی
جو تھپکی دیکے ہمیشہ مجھے سلاتی تھی
شرارتوں کو میری دیکھ مسکراتی تھی
وہ بھینچ کر مجھ کو گلے لگاتی تھی
مرے لیے جو مٹھائی چھپا کے رکھتی تھی
خطا پہ مار کے مجھ کو، وہ خود بھی روتی تھی
لگاتی آنکھ میں کاجل نظر کا ٹیکہ بھی
اُچھال کر، مری کلکاریوں پہ ہنستی تھی
گیا بازار مگر لوٹنے میں دیر ہوئی
وہ اضطراب میں چوکھٹ پہ راہ تکتی تھی
روٹھوں گا کس سے؟ کون مجھے اب منائے گا
ہے ایسا کون جو نخرے مرے اٹھائے گا
اوجھل ہے جو نظر سے کہاں اس کو پاؤں گا
بس اس کی یاد میں سدا آنسو بہاؤں گا

مظہرالاسلام
31، بہلیمان، اوپرکوٹ، بلندشہر (یوپی)

ہے تو ہے!

چپّہ چپّہ گھوم کر آنے کی حسرت، ہے تو ہے
دوستو، مریخ پہ جانے کی حسرت، ہے تو ہے

جو نہیں پایا اُسے پانے کی حسرت، ہے تو ہے
دل ہے دیوانہ، یہ دیوانے کی حسرت، ہے تو ہے

باغ سے ٹلتا نہیں کمبخت مالی، ہائے، ہائے
توڑ کر خوبانیاں کھانے کی حسرت، ہے تو ہے

دھول دھپّہ، موج مستی، شوخیاں، اٹھکھیلیاں
اپنا کاروبار پھیلانے کی حسرت، ہے تو ہے

شام کو ملنا ذرا فٹبال کے میدان میں
معرکہ پھر کوئی گرمانے کی حسرت، ہے تو ہے

داد اپنے فن کی طارقؔ دے پڑوسی یا نہ دے
چھت پہ آدھی رات کو گانے کی حسرت، ہے تو ہے

عطاءالرحمٰن طارقؔ
701/3A، وجیا کو۔آپریٹو ہاؤسنگ، ویشالی نگر
کے کے روڈ مہالکشمی ممبئی